حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

تقسیم اسناد اور انعامات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت پُرمعارف خطاب ارشاد فرمایا جس میں ان فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کرام کو خصوصاً جبکہ دنیا کے کونے کونے پر موجود مبلغین و مربیانِ سلسلہ و جماعتی عہدیداران کو عموماً نہایت موزوں اور بصیرت افروز نصائح فرمائیں۔

تشہد و تعوذ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جامعہ احمدیہ دراصل علم سیکھنے کا طریقہ سکھاتا ہے یا وہ چند باتیں سکھاتا ہے جن کو سیکھنے کی ضرورت تھی اور جس سے آگے مزید علم کی جاگ لگتی ہے۔ پس آج کے بعد آپ کے دنیاوی امتحانات تو ختم ہو گئے لیکن اب آپ کو اپنے آپ کو self assessment کے لئے تیار کرنا ہے۔ اور اُس کی تیاری یہی ہے کہ اپنے اس علم کو جو آپ نے یہاں سیکھا، اُس کو بڑھانا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ قرآن کریم، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت کے گہرے علم کو حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ حالاتِ حاضرہ کے بارے میں ضروری معلومات رکھنے کے لئے رسائل پڑھنے کے علاوہ خلیفۂ وقت کے خطبات میں بیان کردہ باتوں کو سننا، سمجھنا، آگے پھیلانا، عمل کرنا اور کروانا یہ مربی کی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آپ سب کو ایک احمدی عالم کی خصوصیات سے مزیّن ہونا چاہیے۔ ایک احمدی عالم اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، قرآن کریم پڑھتا ہے، غور کرتا ہے، اس پر عمل کرتا ہے اور عمل کرواتا ہے۔ نماز قائم کرتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اسے رزق دیا ہے چاہے وہ مال کی صورت میں ہو یا علم کی صورت میں یا صلاحیتوں اور استعدادوں کی صورت میں ان کو صحیح استعمال کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اور آپ ایک حقیقی عالم اس وقت بنیں گے جب یہ تمام چیزیں آپ میں موجود ہوں اور تکبر کی بجائے آپ کو عاجزی میں بڑھانے والی ہوں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم خوش قسمت لوگ ہیں جن کو اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی اور حق کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائی اور ان لوگوں میں شامل نہیں فرمایا جو کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جو باتیں ابھی میں نے بیان کی ہیں یہ وہ باتیں ہیں جن کی آپ سے جماعت کا ہر فرد توقع بھی رکھتا ہے کیونکہ اسی کے ذریعہ سے آپ جماعت کی تربیت صحیح رنگ میں کر سکتے ہیں اور اسی کے ساتھ آپ صحیح تبلیغ کر سکتے ہیں اور یہی دو کام ہیں آپ کے۔ ایک طرف آپ مربی سلسلہ ہیں اور ایک طرف آپ مبلغ سلسلہ ہیں۔ یہ دونوں کام آپ نے کرنے ہیں اور یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپ کے کندھوں پر ڈالی جا رہی ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میدانِ عمل میں جا کر اپنوں کے بھی آپ نے حق ادا کرنے اور فرائض نبھانے ہیں اور دوسروں کے بھی، غیروں کے بھی حق ادا کرنے ہیں۔ اور غیروں کا حق اُسی صورت میں ادا ہوتا ہے جب آپ صحیح رنگ میں اُن کو اسلام کا پیغام پہنچائیں گے اور اُس پیغام پر خود عمل کرنے والے بھی ہوں گے۔ پس اس بات کو خاص طور پر ہر مربی کو، ہر مبلغ کو ذہن نشین رکھنا چاہئے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہر مربی کو، ہر واقفِ زندگی کو خاص طور پر اور ہر جماعتی عہدیدار کو بھی خاص طور پر یہ بات اپنے پلّے باندھ لینی چاہئے کہ محنت، عاجزی اور دعا کے ساتھ زندگی گزارنی ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر ہم کامیابیاں حاصل نہیں کر سکتے۔

حضورِ انور نے خاص طور پر واقفینِ نَو مربیان سلسلہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ خوش قسمت ہیں اور آپ کے ماں باپ خوش قسمت ہیں کہ جو عہد انہوں نے کئے تھے، اللہ تعالیٰ سے جو عہد آپ کو وقف کرنے کا باندھا تھا، آج اُس کو پورا ہوتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔ پس آج جو اُن کے احساسات اور جذبات ہیں ان کو ہمیشہ وفا کے ساتھ وقف میں رہتے ہوئے نبھانے کی کوشش کرنی ہے اور اُن کے اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

حضورِ انور نے شاہدین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا علمی تربیت کا ایک دور ختم ہو گیا۔ اب عملی تربیت کا دور شروع ہو گیا۔ اسی وجہ سے آپ کو افریقہ بھجوایا گیا تھا اور اب سپین بھجوایا جا رہا ہے۔ پھر وہاں سے جب آئیں گے تو آپ کا ایک انتظامی تربیت کا دور شروع ہوگا جو انتظامی اور عملی تربیت ہے جس کے لئے آپ پاکستان، ربوہ جائیں گے انشاء اللہ۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ یاد رکھیں یہ نہ سمجھیں کہ آپ ربوہ جا رہے ہیں، ربوہ مرکزِ سلسلہ ہے۔ ربوہ بیشک مرکزِ سلسلہ ہے لیکن جہاں خلیفۂ وقت ہو اصل مرکز وہی ہوتا ہے۔ آپ کا ایک خاص تعلق میرے ساتھ بھی رہا ہے۔ تو یہ انفرادیت ہے آپ کی اور اس انفرادیت کو آپ نے وہاں بھی قائم رکھنا ہے۔ پتا لگے وہاں جا کر کہ آپ لوگ جامعہ احمدیہ یو کے سے آئے ہیں اور ایک مختلف طریق پر آپ کی تربیت ہوئی ہے جو واضح نظر آتی ہے، دوسروں سے آپ کو ممتاز کرتی ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ خلافت سے تعلق کو اتنا مضبوط کرنا ہے کہ کسی کو آپ کے سامنے خلافت کے موضوع پر کوئی نازیبا الفاظ استعمال کرنے کی جرأت نہ ہو۔ اور جہاں کوئی ایسا معاملہ ہو تو حکمت سے سمجھانا بھی ہے۔ لیکن اگر آپ دیکھیں کہ آپ کی سمجھانے کی ایک انتہا ہو چکی ہے اور دوسرے شخص میں اصلاح کا کوئی پہلو باقی نہیں ہے بلکہ منافقت زیادہ بڑھ رہی ہے تو وہاں پھر آپ کو سختی سے اُس کا ردّ بھی کرنا ہوگا اور پھر اگر کہیں تعلق توڑنا پڑتا ہے تو تعلق بھی توڑنا ہوگا اور پھر اُس کے لئے مرکز کو رپورٹ بھی کرنی ہو گی۔ اس بات پر نہ رہیں کہ یہ ہم ٹھیک کر لیں گے اور مصلحتاً ہم خاموش ہو گئے۔ یہ مصلحت جو ہے یہ بعض دفعہ برائیوں کو پھیلانے کا باعث بن جاتی ہے۔ اس لئے کوئی مصلحت اس بارے میں نہیں ہونی چاہئے جہاں خلافت کے مقام کی تخفیف کا سوال پیدا ہوتا ہو۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ لوگوں کو خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو بڑھانا ہے اور پھر بڑھاتے چلے جانا ہے۔ نوافل کی ادائیگی ہے۔ نمازوں کی ادائیگی کا پہلے میں ذکر کر چکا ہوں۔ دعائیں ہیں، اس میں بھی خاص ذوق ہونا چاہئے، اس کی عادت ڈالیں۔ درود شریف ہے، ذکرِ الٰہی ہے، اس طرف خاص توجہ رہنی چاہئے۔ اور جب یہ ہوگا تو انشاء اللہ تعالیٰ ساتھ کے ساتھ جہاں آپ کے علم میں ترقی ہو رہی ہو گی، روحانیت میں ترقی بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہوتی چلی جائے گی۔ اور ایک مفید اور کار آمد مربی اور مبلغ آپ بن رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو میدانِ عمل میں کامیابیاں عطا فرمائے اور وہ مقصد پورا کرنے والے ہوں جس کی آپ سے توقع کی جاتی ہے اور ہمیشہ آپ خلافت کے سلطانِ نصیر بننے والے ہوں۔

(حضور انور کے اس خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے آئندہ کسی شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)